ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

خلافتِ اسلامیہ میں بین الاقوامی تجارت کے چند اہم مراکز

Some important centers of international trade in Islamic Caliphate

☆ڈاکٹر محمد افضل :اسسٹنٹ پروفیسر منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان
☆☆عثمان الیاس:ایم فل۔اسکالر منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان

Abstract

During the Rashidah and the Abbasid period, Special attention was paid to the establishment of international trade centers in the Islamic Caliphate. Even before the Prophet's era, the city of Makkah had the status of an international trade market due to its geographical position and Religious sanctity. Fairs like Uqaz and Zul Majaz held in different areas of Hijaz had become commercial centers. In the era of Hazrat Umar, "Ublah" was the center of Arabia from a commercial point of view, which was a port for ships coming from Oman, Bahrain, Persia, India and China. Similarly, from the point of view of trade, the Abyssinia was a commercial center for Quraysh. During the Abbasid era, Baghdad had become the largest commercial center in the world, which was the center of Islamic civilization and culture, industry and trade in the East. Apart from Baghdad, al-Karkh, Basra, Mosul, Samarra, Kufa, Azerbaijan, Jeddah, Sajistan, Isbahan were also major trade centers. In this era, trade flourished due to the improvement of infrastructure and law and order situation. Similarly, in the 6th century AD, there was a significant trade between China and Arabia through Salon. Because of the Arab regions, most of the products of the eastern countries reached the ports of Syria and the eastern Mediterranean. In short, special attention was paid to international trade centers in the Islamic Caliphate, due to which products from different regions of the world, including India, China, Africa and Europe, were always available throughout the Islamic kingdom.

Keywords: International trade centers, Islamic Caliphate, Commercial centers, Islamic civilization, infrastructure.

صدرِ اول میں مسلمان حکمران تجارت و معیشت کو ریڑھ کی ہڈی سمجھتے تھے اور اس کے فروغ کے لیے مقامی اور بین الاقوامی سطح پر تجارتی مراکز کے قیام پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ خطۂ عرب کے طبعی حالات کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کی اکثریت تجارت پیشہ تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق کا شہر مدینہ میں کپڑے کا بہت بڑا گودام اور اس کے ساتھ کارخانہ تھا۔[1] حضرت عمر فاروق g کا کاروبار تجارت ایران تک پھیلا ہوا تھا۔[2] حضرت عثمان غنی g بنو قینقاع کے بازار میں کھجوروں کی تجارت کرتے تھے۔[3] جب یہ حضرات سربراہ ریاست بنے تو انہوں نے ریاست کے اندر اور باہر تجارتی مراکز سے استفادہ پر خصوصی توجہ دی۔ ذیل میں خلافتِ اسلامیہ میں بین الاقوامی تجارت کے چند اہم مراکز کا ذکر کرتے ہیں:

(1)ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد(168-230ھ)، الطبقات الکبریٰ، بیروت: دار بیروت للطباعۃ والنشر، 1398ھ/۱۹78ء، ج: 3، ص: 131۔

(2)احمد بن حنبل، ابوعبداللہ بن محمد (164-241ھ)، المسند، بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1398ھ ، ج: 1، ص: 62 ۔

(3)ایضاً، ج:4، ص400:۔

عہدِ خلافتِ راشدہ میں چند اہم تجارتی مراکز

1۔شہر مکہ کی تجارتی مرکزیت

شہر مکہ اپنے محل وقوع اور تقدس کی وجہ سے پرانے وقتوں سے ہی ایک طرح کی عالمی منڈی بن چکا تھا۔ ہند سے یمن اور یمن سے شام اور مصر تک جانے والے تاجروں کے لیے مکہ مکرمہ تجارت کا ایک اہم مرکز تھا۔ہند کے تجارتی قافلے اپنی مصنوعات یہاں لا کر فروخت کرتے تھے۔ایک مصری مؤرخ لکھتا ہے:

كَانَتْ مَكَّةُ مَحَطًّا لِأَصْحَابِ الْقَوَافِلِ الْآتِيَةِ مِنْ جُنُوْبِ الْعَرَبِ تَحْمِلُ بَضَائِعَ الْهِنْدِ وَالْيَمَنِ إِلَى الشَّامِ وَمِصْرَ يَنْزِلُوْنَ بِهَا وَيَسْقَوْنَ مِنْ بِئْرٍ شَهِيْرَةٍ بِهَا تُسَمّٰى بِئْرَ زَمْزَمَ وَيَأْخُذُوْنَ مِنْهَا حَاجَتَهُمْ مِنَ الْمَاءِ۔[1]

”جنوبی عرب سے آنے والے تجارتی قافلوں کی ایک منزل مکہ مکرمہ تھا۔یہ قافلے ہندوستان اور یمن کا تجارتی سامان شام اور مصر کو لے کر جاتے تھے۔اثنائے سفر میں یہ لوگ مکہ مکرمہ میں قیام کرتے اور وہاں کے مشہور کنوئیں زمزم سے سیراب ہوتے اور اگلے سفر کے لیے بقدر ضرورت زمزم کا پانی ساتھ لے جاتے تھے۔“

مورخ بلاذری (279ھ/ 892ء) شہر مکہ کو بین الاقوامی تجارتی منڈی قرار دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

”دنیا کے مختلف خطوں سے حجاج اور تجار اپنا تجارتی سامان مکہ لاکر فروخت کرتے اور یہاں سے تجارتی سامان خرید کر دنیا کے مختلف حصوں میں لے جاتے۔اس طرح اس با برکت شہر کو زمانہ قدیم ہی سے ایک تجارتی مرکز بلکہ ایک بین الاقوامی تجارتی منڈی کا درجہ حاصل تھا۔علاوہ ازیں طائف میں تجارت پیشہ یہودیوں کی جماعت رہتی تھی۔یہ لوگ یمن اور یثرب (مدینہ منورہ) سے نکالے گئے تھے۔“[2]

حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ میں کاروبار تجارت بھی عروج پر ہوتا تھا۔علامہ ابن جریر طبری(224-310ھ)[3] روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صالح نے تعجب سے حضرت عمرؓ (23ھ) سے دریافت کیا :اے امیر المؤمنین: کیا آپ لوگ حج کے دنوں میں بھی تجارت کیا کرتے تھے؟آپؓ نے فرمایا:

وَهَل كَانَتْ مَعَايِشُهُمْ إِلاَّ فِي الْحَجِّ۔[4]

---

(1) اطہر مبارک پوری، قاضی (1916ء-1996ء)، عرب و ہند عہد رسالت میں، لاہور پاکستان: تخلیقات، 2004ء،ص34، بحوالہ المجمل فی تاریخ الأدب العربی، قاہرہ، مصر : مطبع امیریہ،ص: 27 ۔

(2) بلاذری، ابو الحسن احمد بن یحییٰ(279ھ)، فتوح البلدان، مترجم:سید ابوالخیر مودودی، کراچی، پاکستان: نفیس اکیڈمی، 1970ء ص: 56۔

(3) محمد بن جریر بن یزید طبری، طبرستان کے علاقے آمل میں 224ھ میں پیدا ہوئے اور 310ھ میں وصال فرمایا۔ مفسر، محدث، مؤرخ، فقیہ، اصولی اور مجتہد تھے۔ان کی متعدد تصانیف میں 'جامع البیان فی تاویل القرآن، تاریخ الأمم والملوک، تہذیب الآثار، اختلاف الفقہاء اور ادب القضاۃ والمحاضر والسجلات' زیادہ مشہور ہیں۔(عمر رضا کحالۃ، معجم المؤلفین،147/9)

(4)طبری، ابو جعفر محمد بن جریر(۲۲۴-۳۱۰ھ)، جامع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت، لبنان: دار الفکر، 1405ھ،ج2،ص: 285۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

"ہماری تو معاش ہی حج کے دنوں میں حاصل ہوتی ہے۔"

حجاز کے مختلف علاقوں میں لگنے والے میلے بھی تجارتی مراکز کا کام کرتے تھے۔ حجاز مقدس میں "عکاظ" کی بہت بڑی منڈی کی تجارتی سرگرمیاں 129ھ تک قائم رہیں۔[1]

2۔ اُبلہ - عہد فاروقی میں ایک عراقی تجارتی مرکز

عہد فاروقی میں اُبلہ[2] تجارتی نقطہ نظر سے عرب کا مرکزی مقام تھا۔ ڈاکٹر حمید اللہ(1908-2001ء)[3] نے ابن قتیبہ الدینوری(276ھ) کے حوالے سے لکھا ہے کہ جب 14ہجری میں حضرت عتبہ بن غزوانg(584۔639ء) نے اُبلہ فتح کیا تو اس نے حضرت عمر فاروق g کو اس کی تجارتی مرکزیت کے متعلق درج ذیل الفاظ میں خط تحریر کیا۔

فَإِنَّ االله، وَلَهُ الْحَمْدُ، فَتَحَ عَلَيْنَا الأُبْلَةَ. وَهِيَ مَرْفَأُ سُفُنِ الْبَحْرِ مِنْ عُمَّانَ وَالْبَحْرَيْنَ وَفَارِسَ وَالْهِنْدِ وَالصِّيْنَ.[4]

"اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اُبلہ کی فتح سے نوازا۔ یہ وہ مقام ہے جو عُمان، بحرین، فارس، ہندوستان اور چین سے آنے والے جہازوں کی بندرگاہ ہے۔"

3۔ المرید—خلافت راشدہ میں بصرہ کا تجارتی مرکز

تجارتی نقطہ نگاہ سے بصرہ کی سب سے بڑی تجارتی منڈی المرید تھی۔ یہ صحرا نشینوں کا خصوصی بازار تھا۔ خلفائے راشدین کے عہد سے لے کر دور عباسی تک یہ منڈی بڑی اہم رہی۔ عہد خلافت راشدہ میں یہ کھجوروں، اونٹوں، دوسرے جانوروں اور اسلحہ کا بازار تھا۔ اُموی دور حکومت میں اس نے اَدبی مرکز کی حیثیت حاصل کرلی تھی۔ بعد ازآں عباسیوں کے عہد میں یہ ایک مخلوط بازار بن گیا۔ اس بازار میں زیادہ تر سامان صحرا نشینوں کی پسند کا ہوتا تھا، وجہ اس کی یہ تھی کہ یہ بازار صحرا کے کونے پر تھا۔[5]

---

(1) عسقلانی، ابو الفضل احمد بن حجر(773ھ-852ھ)، فتح الباري شرح صحيح البخاري، لاھور، پاکستان: دار نشر الکتب، 1401ھ، ج: 3، ص: 269۔

(2) اس کا درست تلفظ اُبلَہ (بضم الھمزۃ والباء واللام المشددۃ) ہے۔ یہ عراق کا ایک شہر ہے۔ اس کے اور بصرہ کے درمیان چار فرسخ(تقریباً پانچ سے ساڑھے پانچ کلو میٹر) کا فاصلہ ہے۔ اس کے شمال میں دریا بہتا ہے۔ یہ 14 ہجری میں حضرت عمر g کے عہد میں فتح ہوا۔ یہ دجلہ کے کنارے ایک بندر گاہ بھی ہے۔

(3) ڈاکٹر محمد حمید اللہ (1908ء۔2002ء) 19 فروری 1908ء میں حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آپ معروف محقق، قانون دان اور اسلامی دانشور تھے۔ آپ بین الاقوامی قوانین کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ اُن کی تصانیف اور تحقیقی مقالہ جات کی تعداد سیکڑوں میں ہے جن میں سے "مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ للعھد النبوی والخلافۃ الراشدہ" کو بے حد پذیرائی ملی۔

(4) حمید اللہ، الدکتور محمد (1908-2001ء) مجموعة الوثائق السياسية، بیروت، لبنان: دار النفائس، 1969ء، ج: 1، ص: 419۔

(5) اصفھانی، ابو الفرج علی بن الحسین القرشی(284-356ھ)، کتاب الاغانی، القاھرہ، مصر: دار الکتب، 1928ء، ص: 226-227۔

4۔حبشہ-قریش مکہ کے لیے ایک اہم تجارتی مقام

مفسر ابن جریر طبری(310ھ) قریش مکہ کے لیے حبشہ کو ایک تجارتی مرکز قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

وَكَانَتْ أَرْضُ الحَبَشَةِ مَتْجرًا لِقُرَيْشٍ يَتَّجِرُوْنَ فِيْهَا وَمَسَاكِنَ لِتِجَارَتِهِمْ يَجِدُوْنَ فِيْهَا رِتَاعًا مِنَ الرِّزْقِ وَأَمْنًا وَمَتْجَرًا حَسَنًا۔ [1]

''اور حبشہ کی سرزمین قریش کے لیے ایک تجارت گاہ تھی جہاں وہ کاروبار کرتے تھے اور وہاں تجارتی سکونت گاہیں تھیں جن میں تاجروں کے لیے کھانے پینے کے شاندار مقامات، پرامن ماحول اور بہترین تجارتی مراکز موجود تھے۔''

ملک حبشہ کے ساتھ تجارتی تعلقات کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قریش نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو پکڑنے کے لیے نجاشی کے پاس جو وفد بھیجا تھا، اس کو بطور تحفہ چمڑا بھیجا تھا۔

5۔عرب تجار کی چین میں تجارت

مسلمان تاجر ابتدائی صدیوں میں ہی چین میں اپنا تجارتی اثر ورسوخ قائم کر چکے تھے۔اس حوالے سے پروفیسر آرنلڈ[2] لکھتے ہیں:

''آپ a کی پیدائش سے بہت پہلے ہی سے بلادِ عرب اور چین میں تجارتی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ دیار عرب ہی کے واسطہ سے مشرقی ملکوں کی بیشتر پیداوار شام اور مشرقی بحیرۂ روم کی بندرگاہوں میں پہنچتی تھی۔ چنانچہ چھٹی صدی عیسوی میں چین اور بلادِ عرب کے درمیان سیلون(Salon)[3] کے راستے سے خاصی تجارت ہوتی تھی۔ ساتویں صدی کے اوائل میں چین، ایران اور عرب کی باہمی تجارت مزید وسیع ہو گئی اور سیراف کا شہر، جو خلیج فارس میں ہے، چینی تاجروں کی سب سے بڑی تجارت گاہ بن گیا۔''[4]

مسلمان تاجروں نے اپنے حسن کردار اور صدق مقال کی وجہ سے چین کے اندر تک آمد و رفت کی اجازت حاصل کر لی۔ یہ چینیوں کے ساتھ یوں مل جل کے محبت سے رہتے جیسے ایک ہی خاندان کے افراد رہتے ہیں۔

6۔ملائشیا کے جزائر میں عربوں کی تجارت

دسویں صدی سے پندرھویں صدی عیسوی کے درمیان مشرقی ملکوں کی تجارت پر عربوں کا مکمل اثر ورسوخ تھا۔ پروفیسر آرنلڈ(م1930ء) ملائشیا میں مسلمانوں کے تجارتی استحکام سے متعلق لکھتے ہیں:

---

(1) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ج: 9، ص: 249۔

(2) پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ ایک معروف برطانوی مستشرق اور مؤرخ تھے۔انہوں نے سر سید احمد خان کے کہنے پر اپنی معروف کتاب The preaching of Islam تصنیف کی۔ یہ حکیم الامت علامہ محمد اقبال اور سید سلیمان ندوی(1884ء-1953ء) دونوں کے استاد تھے۔

(3) ہندوستان کے جنوب میں واقع جزیرہ لنکا جسے پہلے سراندیپ، سیلون اور اب سری لنکا کہتے ہیں۔

(4) آرنلڈ، ٹی ڈبلیو، پروفیسر (1864ء-1930ء)، دعوت اسلام، ترجمہ: ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ، لاہور، پاکستان: محکمہ اوقاف پنجاب، 1972ء، ص: 291۔

"ہم قدرے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ عربوں نے دیگر مقامات کی طرح جزائر ملایا میں بھی قدیم زمانے ہی میں تجارتی بستیاں آباد کر لی تھیں۔ اگرچہ عرب تاریخ نگاروں کی تالیفات میں ان کا ذکر نویں صدی عیسوی سے پہلے نہیں ملتا، تاہم چینی تواریخ میں 674ء کے ذیل میں ایک عربی امیر کا ذکر آیا ہے جس کے بارے میں زمانۂ بعد میں قیاس کیا گیا ہے کہ وہ سماٹرا(Sumatra) کے مغربی ساحل پر عربوں کی کسی نو آبادی کا حاکم تھا۔"(1)

خلافتِ عباسیہ کے چند اہم تجارتی مراکز

عہدِ عباسی میں داخلی اور خارجی سطح پر تجارت اپنے عروج پر تھی، بعض شہر تو خاص طور پر تجارتی سرگرمیوں کے مرکز بن چکے تھے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1۔بغداد - عالمی تجارت کا سب سے بڑا مرکز

جب کسی ملک کی مالی و اقتصادی حالت بہت بہتر ہو، اس کے ارباب اقتدار صاحب ثروت، فراخ دل اور شوقین ہوں تو تاجروں کے توسل سے دنیا جہاں کا سامان ان تک پہنچ جاتا ہے۔ مؤرخ یعقوبی کے نزدیک یہ تمام خصوصیات بغداد میں پائی جاتی تھیں، لہذا عہد عباسی میں بغداد دنیا کا سب سے بڑا تجارتی مرکز بن چکا تھا۔(2) بغداد کی اسی مرکزیت کے پیش نظر یہاں پر تجارتی جہازوں کے لیے بندر گاہ بنائی گئی جو ایشیاء صغری(3)، شام، بلادِ عرب و مصر وغیرہ کے لئے رابطہ کا کام کرتی تھی۔ یہاں وسطی ایشیا، بخارا اور فارس کے تجارتی قافلے بھی آتے تھے۔

قاضی محمد اطہر مبارکپوری(1916-1996ء) شہر بغداد کی تجارتی و ثقافتی مرکزیت کی بابت تحریر کرتے ہیں:

"بغداد مشرق میں اسلامی تہذیب و ثقافت اور دنیا جہاں سے آئے ہوئے اصحاب علم و فضل اور ارباب صنعت و تجارت کا مرکز تھا، جس طرح مغرب میں اندلس ان تمام چیزوں کی سرپرستی کر رہا تھا۔ دیگر اسلامی ممالک کی طرح ہندوستان بھی دربار بغداد سے وابستہ تھا"(4)

جغرافیائی اعتبار سے شہر بغداد میں تجارتی مرکز بننے کے تمام تقاضے پائے جاتے تھے۔اس شہر کی تعمیر سے تجارت کو بہت فروغ ہوا۔ خطیب بغدادی (392۔ 463ھ) بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بغداد کی تجارتی و جغرافیائی اہمیت بیان کرتے ہوئے عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور(95۔148ھ) سے کہنے لگا کہ:

---

(1) ایضاً، ص: 350۔

(2) یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب بن جعفر الکاتب العباسی (م274ھ/۸۹۷ء)، کتاب البلدان، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، 1422ھ ،ج: 2،ص: 334۔

(3) اسے ایشیائے کوچک(Asia minor) بھی کہتے ہیں۔ایشیائے کوچک دراصل اناطولیہ نامی ایک جزیرہ نما کو کہا جاتا تھا۔

(4) اطہر مبارک پوری، قاضی، رجال السند والہند، ترجمہ: سندھ وہند کی قدیم شخصیات، مترجم: مولانا عبد الرشید بستوی، کراچی، پاکستان: مکتبہ خدیجۃ الکبری،2005ء، ص: 52-53۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

"امیر المؤمنین! آپ کا دار الحکومت بغداد حراۃ اور دجلہ کے ساحل پر آباد ہے۔تجارتی سامان مغربی ملکوں سے آپ کے پاس آتا ہے اور فرات کی بندرگاہ کے ذریعے شام، الجزیرہ اور مصر سے سامان کی درآمد ہوتی ہے۔ دجلہ کی بندرگاہ کے ذریعے ہندوستان، بصرہ اور واسط کی نفیس اشیاء پہنچتی ہیں۔اس بندرگار سے ایک طرف آرمینیہ اور آذربائیجان سے اور دوسری طرف موصل، دیار بکر اور دیار ربیعہ سے سامان بغداد پہنچتا ہے۔"(1)

مورخ یعقوبی شہر بغداد میں عام بیرونی تاجروں کے بازاروں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"جب بیرونی تاجروں کی آمد شروع ہوئی تو انہوں نے اپنے لیے الگ الگ بازار بسائے۔مثلاً شامیوں نے سوق باب الشام آباد کیا، اسی طرح اہل بلخ، اہل مرو، اہل الختل، اہل بخارا، اہل کابل اور اہل خوارزم کے الگ الگ ناموں کے بازار تھے۔اسی طرح محلّہ حربیہ بیرونی تاجروں کی سب سے بڑی منڈی بن گیا"۔(2)

شہر بغداد کی اس عالمی منڈی میں بڑے سرمایہ دارتاجروں کے بازارالگ تھے۔مورخ یعقوبی نے لکھتا ہے:

"بڑے تاجروں نے اپنی بڑائی کے سبب بغداد کی مشرقی جانب بابُ الطّاق میں اپنی عظیم الشان دکانیں سجائیں۔یہ بازار مرکزی پل کے متصل تھا۔اس پل پر حفاظتی پہرے بٹھائے جاتے تھے۔اس سے ملے ہوئے دو بازار تھے جہاں عطریات اور خوشبوؤں کی دکانیں تھیں۔جہاں رنگ رنگ کے پھول بکتے تھے۔ان کے پیچھے کھانے کا بازار تھا۔جہاں قسم قسم کے کھانے ہر وقت تیار ملتے تھے۔اس کے بعد صناعوں کے بازار تھے۔پھر سوق رصافہ تھا۔" (3)

2۔الکرخ- عظیم تجارتی مرکز

جب منصور نے تجارتی منڈی کو بغدادشہر کے وسط سے الکرخ میں منتقل کر دیا تو الکرخ بغداد کا سب سے بڑا تجارتی مرکز بن گیا۔بلکہ کچھ عرصہ بعد دنیا کی بڑی تجارتی منڈی بن گیا۔اس میں ہر نوع اور ہر قسم کے بازار تھے۔(4)

3۔بصرہ -بغداد کے بعد دوسرا بڑا تجارتی مرکز

حضرت عمر فاروق g نے پہلے اس شہر کا نام "قبۃ الاسلام" رکھا تھا۔یہ شہر اُموی دور حکومت میں تجارتی مرکز بن گیا اور اس نے عباسی عہد میں عرب و عجم کے مرکز اتصال کی حیثیت اختیار کر لی۔جہاں بحر و بر کے تمام ممالک کا تجارتی سامان آتا جاتا تھا۔(5) دور عباسی میں بغداد کے بعد دوسرا بڑا تجارتی مرکز بصرہ تھا۔تجارتی حوالے سے یہ بڑا پر

(1) خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)، تاریخ بغداد (تاریخ مدینۃ ا لسلام)، بیروت، لبنان: دار الکتب العلیۃ ،ج: 1،ص: 21-23۔

(2) یعقوبی، کتاب البلدان،ج2،ص248۔،ابن جوزی، مناقب بغداد، بغداد، عراق: مطبعہ دار الاسلام، 1343ء،ص: 27- 28۔

(3) ایضاً،ج: 2،ص: 253۔

(4)خطیب بغدادی، تاریخ بغداد،ج: 1،ص: 80۔

(5) حسن ابراہیم حسن، الدکتور(۱۸۹۲ء-۱۹۶۸ء)، تاریخ الِاسلام السیاسی والدینی والثقافتی والِاجتماعی= مسلمانوں کی سیاسی تاریخ، مترجم: علیم الدین صدیقی، لاہور، پاکستان: مجلس ترقی ادب، ۱۹۵۹ء،ج: 2،ص: 313۔

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

رونق شہر تھا کیوں کہ مختلف ملکوں کی تجارتی کشتیاں ہمہ وقت بصرہ کے ساحل پر لنگر انداز رہتیں جن میں بصرہ اور دیگر ملکوں کا سامان لدا ہوا ہوتا تھا۔تمام مشرقی ممالک کا سامان بصرہ کے ذریعے عراق میں داخل ہوتا تھا۔وہ دنیا جہاں میں پہنچتے اور وہاں کا سامان خرید کر بصرہ لاتے اور پھر عراق میں گھوم جاتے، اس طرح بصرہ کے تاجر بڑے ہمت والے تھے۔(1)

بصرہ میں بذریعہ کشتی تجارت کا بڑا مرکزاور دوسرا بڑا بازارالابلہ تھا۔ یہ بازار نہر الابلہ کے کنارے پر تھا۔یہاں پر تجارتی کشتیوں میں سامان بھرا جاتا اور پھر یہیں سے دوسرے شہروں کو کشتیوں کے ذریعے ہی روانہ کر دیا جاتا۔یہ ایک آباد شہر تھا جس میں بے شمار مساجد، ہوٹل، سرائیں اور سیر گاہیں تھیں۔(2)

4۔موصل -تیسرا بڑا تجارتی مرکز

تجارتی اور کاروباری حوالے سے بصرہ کے بعد موصل ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ابن حوقل(م367ھ) نے جب 358ھ میں شہر موصل کا دورہ کیا تو اسے ایک بڑی تجارتی منڈی قرار دیا۔اس میں ہر چیز کے متعدد بازار تھے اور ہر بازار میں سو سو دکانیں منظم طریق سے لگی ہوئی تھیں۔(3)

شہرِموصل کو جغرافیائی حوالے سے بھی بڑی اہمیت حاصل تھی۔یہ آذر بائیجان، شام، آرمینیہ اور جنوبی عراق سے آزادانہ آمد و رفت کا واسطہ تھا، کیوں کہ ان تمام علاقوں کی تجارتی شاہراہیں یہاں پہنچتی تھیں۔یاقوت حموی (م626ھ) موصل کی اسی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"یہ شہر بابِ عراق، مفتاحِ خراسان اور راس طریق آذر بائیجان ہے۔"(4)

5۔ سامرہ

عہد عباسی میں معتصم باللہ(180۔227ھ) سے المعتضد باللہ(242۔289ھ) تک سامرا کا شمار بڑی تجارتی منڈیوں میں ہوتا تھا۔سلطنت کا دار الحکومت ہونے کی وجہ سے وہاں بہت سے تاجر آکر آباد ہو گئے تھے۔سامرہ کی تدریجاً تجارتی تنزلی کا ذکر کرتے ہوئے مؤرخ یعقوبی لکھتا ہے:

"چوتھی صدی ہجری میں اس کی تجارتی اہمیت بہت کم ہوگئی تھی۔ جب تک یہ دار الخلافہ رہا اس وقت تک بھی اس کی زیادہ تر تجارت داخلی تھی۔اُس وقت بھی بین الاقوامی تجارت کے بڑے مرکز بغداد اور بصرہ ہی تھے۔"(5)

---

(1) ابن الفقیہ، ابو بکر احمد بن محمد الھمداني، مختصر کتاب البلدان، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربي، 1988ء،ص: 51۔
(2) ناصر خسرو، ابومعین حامد الدین ناصر خسرو قبادیانی(1004ء-1088ء)، سفر نامہ ناصر خسرو، مترجم: محمد عبدالرزاق کانپوری، جہلم، پاکستان: بک کارنر جہلم، ص: 185۔
(3) ابن حوقل، ابو القاسم محمد بن حوقل البغدادی(367ھ)، صورۃ الارض، بیروت، لبنان: دار صادر، 1938ء،ص: 314۔
(4)یاقوت حموی، ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الحموی (م626ھ) معجم البلدان، بیروت، لبنان: دار الفکر،ج5،ص: 223۔
(5) یعقوبی، کتاب البلدان،ج:2،ص: 258۔

6۔ کوفہ

شہر کوفہ کو عہدِ عباسی میں اگرچہ کوئی بڑی سیاسی اہمیت حاصل نہ تھی مگر اسے تجارتی مرکزیت حاصل تھی۔ابن الفقیہ اس کی تجارتی شہرت کی دو وجوہات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ایک یہ کہ حجاج کے قافلے حج کے لیے اسی راہ سے مکہ جاتے تھے جس کی وجہ سے وہ ایک اچھا خاصا تجارتی مرکز بن گیا۔دوسرا وہاں کپڑا بننے کے بہت سے کارخانے تھے۔ان میں بہت عمدہ قسم کا مخلوط اونی اور ریشمی کپڑا تیار ہوتا تھا، جس کی دھوم پوری اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔"[1]

7۔ آذر بائیجان

ابو اسحاق اصطخری (346ھ)[2] المسالک والممالک میں آذر بائیجان کی تجارتی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"آذر بائیجان کے سب سے بڑے تجارتی مرکز اور بازار کا نام "کرکی" تھا۔اس منڈی میں ملک عراق کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک سے بھی لوگ تجارتی اغراض کے لیے آتے تھے۔"[3]

8۔ رے

اصطخری 'رے' کے معروف بازاروں اور تجارتی مراکز کا ذکر یوں کرتا ہے:

"رے"[4] کے مشہور بازار اوذہ، بلیسان، نصر آباد، ساہان، باب الجبل، باب الھشام اور باب سین تھے۔ان بازاروں میں بھی ہمہ جہت تجارت کی ریل پیل رہتی تھی۔"[5]

9۔ جدّہ

اصطخری شہر جدّہ کی تجارتی مرکزیت کے بارے میں لکھتا ہے:

"اس شہر میں ہر طرح کی تجارتی اشیاء دستیاب تھیں۔یہ ایک پر رونق اور آباد مقام تھا۔یہاں پر تجارتی سرگرمیوں کی تیزی کی وجہ سے بہت بھیڑ لگی رہتی تھی۔"[6]

---

(1) ابن الفقیہ، کتاب البلدان، ص: 252۔

(2) ان کا پورا نام ابو اسحاق ابراھیم بن محمد الفارسی ہے مگر الکرخی کہلاتے ہیں، اصطخر (ایران) میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے اصطخری کہلائے، سیاحت کا شوق تھا اور اسی شوق میں پہلے ہندوستان اور پھر بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) تک گئے۔اس زمانے تک علمِ جغرافیہ کا کوئی مدون و مرتب علم نہیں تھا۔آپ پہلے مسلمان عربی جغرافیہ دان تھے جنہوں نے اپنے ذاتی مشاہدات پر مبنی کتاب لکھی۔ان کی متعدد تصانیف میں سے ہم تک صرف دو کتابیں "صور الاقالیم" اور "المسالک والممالک" پہنچی ہیں۔

(3) اصطخری، ابو اسحاق ابراھیم بن محمد الفارسی المعروف بالکرخی (م346ھ)، المسالک والممالک، بیروت، لبنان: دار صادر، 2004ء، ص: 109۔

(4) تہران کے نواح میں واقع شمالی ایران کا تاریخی شہر۔

(5) اصطخری، المسالک والممالک، ص: 122۔

(6) ایضاً، ص: 23۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

10۔ سجستان

سجستان میں تجارتی سرگرمیوں سے متعلق اصطخری لکھتا ہے:

”سجستان میں 'باب کوبہ' اور 'باب نیشک' میں مرکزی مسجد کے اردگرد کثیر تعداد میں مختلف نوعیت کے بازار تھے۔ان بازاروں میں ہمہ وقت تجارتی سرگرمیاں عروج پر رہتی تھیں۔“(1)

10۔ اصبہان

اصبہان(2) ایک وسیع و عریض ضلع تھا۔اس ضلع میں متعدد تجارتی مراکز تھے جہاں پر ہمہ وقت دیگر شہروں سے تجار کی آمد و رفت لگی رہتی تھی۔

12۔انطاکیہ

الدکتور حسن ابراہیم حسن (1892ء-1968ء) بیان کرتے ہیں کہ عباسی خلیفہ معتصم باللہ(180ھ-227ھ) کے عہد حکومت میں انطاکیہ جنگی اور تجارتی دونوں لحاظ سے اہم ترین شہر بن گیا تھا۔وہ لکھتے ہیں:

”عربوں کے تجارتی بیڑے بحر ابیض متوسط مشرق سے انطاکیہ کی بندرگاہ سے روانہ ہوتے اور 36 دنوں میں بلاد اندلس کے لیے جبل الطارق پہنچ جاتے اور یہیں سے جزائر صقلیہ(3) تک رابطہ قائم تھا.........بلادِ اندلس اور صقلیہ کے ذریعہ عرب مسلمان مشرق اور مغرب کی تجارت پر چھا گئے تھے۔“(4)

خلافت اسلامیہ میں برآمدات کے اہم شہر

عباسی دور میں انفرا سٹرکچر (infrastructure)اور امن و امان کی صورت حال بہتر ہونے کی وجہ سے تجارت نے بہت ترقی کی۔اس گرم بازاری کی وجہ سے پوری خلافت اسلامیہ میں ہر وقت تجارتی قافلے رواں دواں رہتے تھے جس سے ملکی معیشت میں استحکام پیدا ہوا۔کوئی چیز اگر ملک کے کسی ایک حصہ میں بنتی تو اسے تاجر پوری سلطنت میں پھیلا دیتے۔خلافتِ عباسیہ کا کوئی شہر ایسا نہ تھا جو ان ملکی مصنوعات سے محروم ہو۔ذیل میں مختلف صوبہ جات کی برآمدات کے اہم شہروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

صوبہ عراق کی برآمدات کے اہم شہر

صاحب احسن التقاسیم محمد بن احمد البشاری(336ھ-380ھ) نے عہد عباسی میں عراق کے مختلف شہروں کی درج ذیل برآمدات کا ذکر کیا ہے۔

---

(1) ایضاً،ص: 140۔

(2) اصبہان(اصفہان) ایران کا ایک شہر ہے جو تہران اور مشہد کے بعد تیسرا بڑا شہر اور صوبہ اصفہان کا دار الحکومت ہے۔

(3) اس سے مراد موجودہ سسلی(Sicily) کے جزائر ہیں۔سسلی کو عربی میں صقلیہ کہتے ہیں۔

(4) حسن ابراھیم حسن، تاریخ الاسلام، ج: 2، ص: 314۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

1۔ کوفہ

کوفہ سے کھجوریں، کوفی رومال، روغن بنفشہ اور وشی[1] وغیرہ دوسرے صوبوں کو بھیجی جاتی تھیں۔

2۔ موصل

یہاں کے گھوڑے اور خشک پھل دوسرے علاقوں کو برآمد کیے جاتے تھے۔

3۔ بصرہ

بصرہ سے کھجوریں ، چنا، بنفشہ، فر (کپڑا) اور عرق گلاب دوسرے شہروں کوبرآمد کی جاتی تھیں۔

4۔ ابلہ

شہر ابلہ سے شہد، نمک، سمانی[2]، گندم، جو، درّاج(تیتر) اور پردے دیگر علاقوں کو برآمد کیے جاتے تھے۔

5۔ بغداد

عراق کے مشہور شہر بغداد سے ریشمی کپڑے، رومال، عمامے، شیشے کے برتن، تیل، ادویہ، خزف اور سوتی کپڑے وغیرہ بغداد سے دوسرے علاقوں کی طرف ایکسپورٹ کئے جاتے تھے۔

6۔ واسط

یہاں کے پردے، تکیے اور قالین بہت مشہور تھے جوکہ دوسرے شہروں کو بھیجے جاتے تھے۔

7۔ حران

حران(ترکی کاشہر)سے ترازو، بٹے، شہد اور روئی مملکت اسلامیہ کے دیگر علاقوں کو برآمد کیے جاتے تھے۔

8۔ سیان

سیان(چین کاشہر) سے پردے، نمدے(اون کا موٹا کپڑا) اور قالین دوسرے علاقوں کو بھیجے جاتے تھے۔[3]

مملکت اسلامیہ میں برآمدات کے دیگر اہم شہر

1۔ مصر

مقامِ اشمونین[1] سے مختلف اقسام کے کپڑے برآمد کیے جاتے تھے[2]، مزید برآں بحیرہ روم(Mediterranean Sea) کے کنارے قینات سے صنوبر کی لکڑی ملکِ شام اور دوسرے علاقوں کوایکسپورٹ کی جاتی تھی۔اس کے علاوہ خچر، گدھے، دبیقی اور اونی کپڑے بھی دوسرے صوبہ جات میں بھیجے جاتے تھے۔[3]

(1) مختلف رنگوں کے دھاگوں سے بنا گیا نقش و نگار والا کپڑا۔

(2) بٹیر(مرغی سے مشابہ ایک پرندہ)۔

(3)مقدسی، محمد بن أحمد المعروف بالمقدسی البشاری (336ھ-380ھ)، أحسن التقاسیم فی معرفة الأقالیم، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، سن ندارد،ج: 1،ص: 128۔

حرف و سخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

2۔ طبرستان

طبرستان سے زعفران،ابریشم، لکڑی کے برتن، ریشمی اور سوتی کپڑا جبکہ آذر بائیجان کے مشہور شہر دیبل سے چٹائیاں، تکیے، کرسیاں، صوفے اور اُون کے کپڑے برآمد ہوتے تھے۔[4]

3۔ اسکندریہ

مصر کی شمالی بندر گاہ اسکندریہ سے سنگ مرمر دوسرے ملکوں کو برآمد کیا جاتا تھا۔[5]

4۔ نیشاپوراور خُراسان

سب سے زیادہ عمدہ سوتی اور ریشمی کپڑے نیشاپور میں تیار ہوتے تھے۔ان کپڑوں کو دوسرے علاقوں میں بھیجا جاتا تھا۔نیشاپور کی طرح خراسان سے بھی اعلی قسم کے سوتی اور ریشمی کپڑے برآمد کیے جاتے تھے۔مزید بر آں خراسان سے مویشی اورکروخ سے کشمش اور بنفشہ بھی ایکسپورٹ کیا جاتا تھا۔[6]

5۔ خوزستان

خوزستان(ایران کا صوبہ) کے مقام تستر سے دیباج کپڑا پوری دنیا میں برآمد کیا جاتا تھا۔کعبہ مقدسہ کا غلاف بھی اسی سے بنایا جاتا تھا۔[7] اس کے علاوہ یہاں سے پھل بھی بصرہ اور اہواز کی طرف بھیجا جاتا تھا۔[8] رامہرمز سے ریشمی کپڑا اور جندیسا پور سے چینی دیگر شہروں میں برآمد کی جاتی تھی؟[9]

6۔ سجستان

یہاں سے کثیر مقدار میں مچھلی اور بانس برآمد کیا جاتا تھا۔سجستان اور مکران کے درمیانی علاقے سے بڑی مقدار میں ہینگ ایکسپورٹ کی جاتی تھی۔[10]

---

(1) مصر کا ایک گاؤں اور آثاریاتی جگہ جو ضلع منیا میں واقع ہے۔
(2)اصطخری، المسالک والممالک،ص:41،ابن الفقیہ، مختصر کتاب البلدان،ص: 252۔
(3)ایضاً،ص: 47۔
(4)ایضاً،ص: 110۔
(5)المقدسی،أحسن التقاسیم فی معرفۃ الأقالیم،ج: 1،ص: 73۔
(6)اصطخری، المسالک والممالک،ص: 146۔
(7)ایضاً،ص64۔
(8)المقدسی، أحسن التقاسیم فی معرفۃ الأقالیم،ج: 1،ص: 405۔
(9)اصطخری، المسالک والممالک،ص: 66۔
(10) ایضاً،ص: 140، 141۔

7۔ ماوراء النہر (Transoxiana)

ماوراء النہر کے علاقہ سے فراور اون برآمد کی جاتی تھی۔اس کے علاوہ بخارا سے چٹائیاں، مصلے، سوتی اور اونی عمدہ کپڑے اور طواویس[1] سے سوتی کپڑے دوسرے علاقوں کو بھیجے جاتے تھے۔[2]

8۔ یمن

یمن عقیق برآمد کرنے میں پوری دنیا میں مشہور تھا۔[3]

9۔ جرجان

شہر جرجان سے دوسرے علاقوں کی طرف کپڑا بھیجا جاتا تھا[4] جرجان میں بختی یعنی دو کہانوں والے اونٹ کثرت سے پائے جاتے تھے۔[5]

10۔ اقلیم الجبال

اصبہان کے شہر سے سوتی، ریشمی، عتابی کپڑے اور زیورات وغیرہ برآمد کیے جاتے تھے۔مزید برآں زعفران اور پنیر یہاں سے کئی ممالک کو بھیجا جاتا تھا۔[6]

11۔ بحر الخزر

بحر الخزر سے سیسہ، موم اور شہد برآمد کیا جاتا تھا۔اس کے علاوہ یہاں سے سمور (کالی کھالیں) بھی ایکسپورٹ ہوتی تھی۔[7]

خلاصہ کلام

1. خطۂ عرب کے طبعی حالات کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کی اکثریت تجارت پیشہ تھی،یہی وجہ ہے کہ اس خطے کے ارباب بصیرت جب سربراہ ریاست بنے تو انہوں نے تجارتی مراکز کی آبادکاری پر خصوصی توجہ دی۔
2. شہر مکہ اپنے تقدس،امن اور روحانی مرکزیت کی وجہ سے معاشی حوالے سے تجارت کا ایک اہم مرکز بن چکا تھا۔
3. عہد فاروقی میں اُبلہ تجارتی نقطہ نظر سے عرب کا مرکزی مقام تھا۔ یہ وہ مقام تھا جو عُمان، بحرین، فارس، ہندوستان اور چین سے آنے والے جہازوں کی بندرگاہ تھا۔

---

(1) جزیرہ طواویس المانیہ میں فانزیہ جھیل کے قریب واقع ہے۔

(2) اصطخری، المسالک والممالک،ص: 161۔

(3) ایضاً،ص: 26۔

(4) یاقوت حموی، معجم البلدان،ج: 7،ص: 75۔

(5) یعقوبی، کتاب البلدان،ج:2،ص: 87۔

(6) اصطخری، المسالک والممالک،ص: 117، 120۔

(7) ایضاً،ص: 130، 132۔

4. بصرہ کی سب سے بڑی تجارتی منڈی المرید تھی جو کہ صحرا نشینوں کا خصوصی بازار تھا۔
5. حبشہ کی سرزمین قریش کے لیے ایک تجارت گاہ تھی۔وہاں تاجروں کے لیے کھانے پینے کے شاندار مقامات، پرامن ماحول اور بہترین تجارتی مراکز موجود تھے۔
6. عہدعباسی میں بغداد دنیا کا سب سے بڑا تجارتی مرکز تھا۔
7. بغداد کے دونوں کناروں پر چونکہ عظیم الشان دریا دجلہ و فرات بہتے تھے، لہٰذا یہاں سے برّی و بحری دونوں راستوں سے بڑی آسانی سے تجارت ہوتی تھی۔
8. عہد عباسی میں نہ صرف ملک کے گوشے گوشے سے سامانِ ضرورت منڈیوں میں پہنچتا تھا بلکہ ہند، چین، افریقہ اور یورپ کا بھی ہر قسم کا سامان لوگوں کو میسر تھا۔
9. بصرہ اُموی دور حکومت میں تجارتی مرکز بنااورعباسی عہد میں عرب و عجم کے مرکزِ اتصال کی حیثیت اختیار کر گیا۔
10. تجارتی اور کاروباری حوالے سے بصرہ کے بعد موصل ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ اس میں ہر چیز کے متعدد بازار تھےاور تمام علاقوں کی تجارتی شاہراہیں یہاں پہنچتی تھیں۔
11. سامرہ،کوفہ،آذر بائیجان،رےاور جدّہ بھی عہد عباسی کے معروف تجارتی مراکز تھے۔
12. عباسی دور میں برآمدات کے اہم شہر ایران، کوفہ، موصل، بصرہ، بغداد، مصر، طبرستان، نیشا پور، خُراسان، یمن اور جرجان وغیرہ تھے۔

حوالہ جات وحواشی